علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	کتب خانوں کی تاریخ بحوالہ پاکستان
سطح	:	بی۔اے
کوڈ	:	466
مشق	:	04
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر 1: نجی کتب خانوں کا تاریخی پس منظر بیان کریں نیز پاکستان میں نجی ذخائر کتب کی اہمیت پر بحث کریں؟

جواب:

نجی کتب خانوں کا تاریخی پس منظر:

تعلیمی نظام میں کتب خانوں کو ہمیشہ بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔ مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرون وسطیٰ سے اسلامی دور میں مسجدوں اور مدرسوں کے ساتھ ایک کتب خانہ ہوتا تھا۔ مشائخ کی خانقاہوں علماء کے گھروں اور امراء کی حویلیوں میں بھی کتابوں کے نادر ذخیرے ہوتے تھے۔ بغداد میں بیت الحکمت کا قیام ہارون الرشید کی کوششوں سے ہوا۔ کتابیں جمع کرنے کیلئے ہارون الرشید نے مختلف ممالک میں اپنے قاصد بھیجے اور برصغیر پاکستان و ہند سے طب وہئیت کی کتابیں حاصل کیں۔ مامون الرشید نے اس کتب خانے کو غیر معمولی ترقی دی۔ مامون کی درخواست پر غیر ممالک کے حکمران دوستی کے طور پر کتابوں کا تحفہ روانہ کرتے تھے۔ کہتے تھے کہ اس کتب خانے میں دس لاکھ کتابیں محفوظ ہو چکی تھیں۔ شاہان عباسیہ کی طرح ان کے وزراء اور امراء بھی کتاب دوستی میں کسی طرح پیچھے نہ تھے۔ خلفائے بغداد کی طرح خلفائے اندلس نے بھی بڑے بڑے کتب خانے قائم کیے جن کی مثال نہیں ملتی۔ اندلس کے مرکز قرطبہ میں ایک عظیم الشان کتب خانہ تھا۔ خلیفہ عبدالرحمٰن ناصر نے کتابوں کے جمع کرنے میں بڑی دلچسپی لی۔ خلیفہ الحکم ثانی کو کتابوں کی فراہمی کا جنون تھا۔ اسی طرح اندلس (اسپین) کے وزراء اور امراء کو بھی کتابوں کی فراہمی اور کتب خانوں کے قیام سے بڑی دلچسپی تھی۔ قرطبہ کے ہر امیر کا اپنا ذاتی کتب خانہ تھا، اور نادر نسخوں کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوششیں کرتے تھے۔ خواتین کے ذاتی کتب خانوں میں شہزادہ احمد کی بیٹی عائشہ کا کتب خانہ بھی اندلس کے نفیس و مکمل کتب خانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ دور قدیم میں برصغیر پاک و ہند تہذیب و تمدن اور علم و فن کا عظیم گہوارہ تھا۔

دنیا کی قدیم تہذیبیں اور کتب خانے

نیا کی قدیم تہذیبوں نے یہیں جنم لیا۔ سندھ میں موہنجو داڑو، پنجاب میں ہڑپہ اور ٹیکسلا کے آثار دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہزاروں سال قبل برصغیر مختلف علوم و فنون میں دنیا کی قیادت کر رہا تھا۔ پاک و ہند میں یہ شرف سندھ کو حاصل رہا کہ علم و فنون کی قیادت اس خطے کے حصے میں آئی۔ سندھ میں ٹھٹھہ، سکھر، پنجاب میں اوچ اور ملتان جیسے مقامات علم و ادب کے مرکز تھے۔ برصغیر پاکستان و ہند کے مسلمان فرماں رواؤں کو کتابیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ شاہی کتب خانوں میں کثیر تعداد میں کتابیں جمع کی جاتی تھیں۔ بادشاہ اور امراء کے علاوہ شہزادوں اور شہزادیوں کو بھی کتابیں جمع کرنے کا بے حد شوق تھا۔ ان کے کتب خانوں میں مختلف علوم و فنون کی کتابوں کے نسخے جمع تھے۔ تاریخ برصغیر کے مطالعے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ خاندان غلاماں، خاندان تغلق اور خاندن لودھی کا تقریباً ہر فرد اعلیٰ درجے کا علمی ذوق رکھتا تھا۔ غلاماں کے دور حکومت میں صوفیائے کرام کی وجہ سے کتب خانوں کے قیام میں غیر معمولی دلچسپی نظر آتی ہے۔ ان بزرگوں کی خانقاہوں سے جو کتب خانے ملحق تھے، ان میں خواجہ نظام الدین اولیاء کا کتب خانہ نہایت عمدہ تھا۔ اس کتب خانے میں علوم دین اور تصوف پر بیش قیمت کتابیں شب و روز طلباء کے مطالعے میں رہتی تھیں۔ حضرت امیر خسرو کو جوان کے عزیز ترین شاگرد تھے اپنے کتب خانے کا مہتمم مقرر کیا تھا۔ عہد تغلق کتب خانوں کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ محمد تغلق کا کتب خانہ نہایت قیمتی مخطوطات اور تاریخی دستاویزات پر مشتمل تھا۔ دہلی جو علم و فنون کا مرکز بن چکا تھا، اس وقت ایک ہزار کتب خانوں سے آراستہ تھا جن میں بیشتر امراء، وزراء اور اہل علم حضرات کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ بابر کی وفات کے بعد ہمایوں کو اپنے والد سے جو کتب کا ذخیرہ ورثے میں ملا۔ اس میں اس نے مزید نوادرات کا اضافہ کیا چنانچہ ہمایوں نے اپنے قلیل دور حکومت میں نہایت بیش قیمت کتب کا ذخیرہ جمع کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمایوں کتب کا سچا پرستار تھا اور اسی عشق میں اس نے کتب خانے کی سیڑھیوں سے گر کر جان دے دی۔ اکبر کو کتابوں سے ایسی الفت تھی کہ وہ اچھی کتابیں قیمت دے کر اپنے کتب خانے کیلئے حاصل کرتا تھا۔ جو کتابیں حاصل نہ کر پاتا ان کی نقول اور تراجم کرا کے اپنے ذخیرے میں محفوظ کر لیتا۔

سوال نمبر 2: صوبہ سرحد اور پنجاب کے کتب خانوں میں نجی ذخائر کا جائزہ لیں؟

جواب: صوبہ سرحد کے کتب خانوں میں نجی ذخائر: صوبہ سرحد میں بیسویں صدی کے اوائل میں صاحبزادہ سر عبدالقیوم مرحوم نے 1913ء میں اسلامیہ کالج کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

بنیاد رکھ کر سرحد کے عوام میں خاص طور پر مسلمانوں میں علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ کی اہمیت سے آگاہ کر دیا تھا۔ کالج کے کتب خانے میں آج کل چالیس ہزار کے قریب مختلف علوم وفنون جن میں تاریخ، جغرافیہ عربی وفارسی ادب پر گراں قدر کتابیں جمع کی جا چکی ہیں۔ مولانا غلام جیلانی مرحوم جو پشاور کے مشہور عالم دین تھے۔ انہوں نے اسلامیہ کالج کے کتب خانے کو اپنا ذخیرہ کتب بطور عطیہ وقف کر دیا تھا اس کتب خانے کی فہرست ناظم کتب خانہ مرحوم مولانا عبدالرحیم نے تیار کی تھی۔ اس کتب خانے میں قلمی نسخوں میں بعض وہ نادر نسخے بھی شامل ہیں جو اورنگ زیب عالمگیر کے شاہی کتب خانے میں تھے۔ 1691ء کا لکھا ہوا نسخہ ہے جب کہ مصنف بقید حیات تھا یہ نسخہ شاہ جہاں اورنگ زیب عالمگیر کے کتب خانہ میں رہا ہے کہتے ہیں اس کا نسخہ یورپ کے کتب خانوں میں بھی دستیاب نہیں اس طرح کتاب الاغانی، ازابوالقرج علی بن حسین اصفہانی چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے یہ شعراء عرب کی مکمل اور مسبوط تاریخ ہے۔

صوبہ سرحد میں دوسرا اہم دستاویزاتی مرکز صوبائی ریکارڈ آفس ہے جو 1946ء میں انڈین ہسٹاریکل کمیشن کی سفارش پر پشاور میں قائم کیا گیا تا کہ سرحد سے متعلق وہ تمام علمی مواد منتقل کیا جا سکے جو امپیریل ریکارڈ آفس دہلی میں موجود تھا۔ اس تاریخی مواد کی منتقلی کا کام جناب ایس ایم جعفر مہتمم محکمہ دستاویزات صوبہ سرحد کی نگرانی ہوا۔ اس میں سرحد کی تاریخ اور افغانستان پر بیش قیمت ریکارڈز شامل ہے اس وقت سے اب تک اس ادارے نے اپنے ذخیرے میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے جن میں سرکاری ریکارڈ کے علاوہ نجی ذخائر کتب کا حصول بھی نمایاں ہے محکمہ نے نجی ذخائر کتب پر مشتمل ایک جامع سروے مکمل کیا۔ سرحد میں پائے جانے والے نجی ذخائر کتب جن خاندانوں کی ملکیت ہے ان میں مردان کا معزز خاندان ہوتی بھی شامل ہے اس خاندان کے پاس بائیس ہزار قیمتی کتابوں کا ذخیرہ ہے دوسرا بڑا ذخیرہ کتب پروفیسر ایس ایم جعفر جس میں ایک پنج سورۃ اور ایک قرآن کا وہ قلمی نسخہ میں شامل ہے جو بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے قلم سے لکھا تھا سرحد محکمہ دستاویزات نے اپنے پرائیوٹ ذخیرہ کتب میں ایک نہایت قیمتی ذخیرہ کا اضافہ کیا ہے یہ ذخیرہ کتب ایبٹ آباد کے جناب شیخ عبدالحق کا ذاتی کتب خانہ تھا جس میں تقریباً سات ہزار کتب شامل ہیں یہ ذخیرہ اردو ادب اسلام، تاریخ، جغرافیہ جیسے موضوعات سے متعلق کتابوں پر مشتمل ہے۔

صوبہ پنجاب کے کتب خانوں میں نجی ذخائر: پنجاب پبلک لائبریری پاکستان کی اہم لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے اس کا قیام دسمبر 1885 میں عمل میں آیا کتب خانے کے ذخیرے میں فقیر خاندان کے فاضل رکن فقیر سید جمال الدین کا بیش قیمت ذاتی ذخیرہ کتب بھی شامل ہے متحدہ ہندوستان کے مشہور ناشر منشی نول کشور نے کتب خانے کو ڈھائی ہزار سے زائد کتابیں تحفے کے طور پر دیں اس طرح ان دونوں حضرات کی عطا کردہ کتب تاریخ، فلسفہ، ادبیات، سیاسات، مذہب، نفسیات اور کئی دوسرے جدید علوم پر مشتمل تھیں۔ اب تک اس کتب کانے کو جن حضرات کی جانب سے تعاون حاصل رہا ہے ان میں پروفیسر سید عبدالقادر، ڈاکٹر اظہر علی ہیں اس کے علاوہ رفعت سلطانہ میموریل ٹرسٹ کی طرف سے دو ہزار کتابیں تحفتاً ملیں۔ نیز رفعت سلطانہ ٹرسٹ کی جاب سے کتب کی فرہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ اب تک یہ ادارہ پانچ ہزار سے زائد کتب فراہم کر چکا ہے رفعت سلطانہ ٹرسٹ پاکستان کے نیشنل بینک کے سربراہ اور مشہور صاحب علم بزرگ جناب ممتاز حسن کی صاحبزادی کی یاد میں قائم کیا گیا ہے ممتاز حسین نے اپنے والد کا ذاتی ذخیرہ کتب بھی پنجاب پبلک لائبریری میں ذاتی ذخائر کتب میں شامل کروا کر علم و ادب کے خزانے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے یہ کتابیں جن میں بیشتر علم جغرافیہ، تاریخ، سیاست اور ادب سے تعلق رکھتی ہیں۔

سوال نمبر 3: محکمہ کتب خانہ جات پر ایک مفصل نوٹ لکھیں؟

جواب: محکمہ کتب خانہ جات: قیام پاکستان کے فوراً بعد 50-1949 میں ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز اینڈ لائبریری قائم ہوا اور 51-1950ء ہی میں نیشنل لائبریری آف پاکستان کی بنیاد پڑی۔

قیام: محکمہ کتب خانہ جات کا قیام درحقیقت 1973ء میں عمل میں آیا جو اس سے پہلے ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز اینڈ لائبریری کا حصہ تھا۔ دسمبر 1973 میں حکومت پاکستان نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے آرکائیوز اور لائبریری کو الگ الگ محکموں میں تقسیم کر دیا۔

ا۔ ڈیپارٹمنٹ آف کائیوز

۲۔ دیپارٹمنٹ آف لائبریز، جس کا سربراہ ایک ڈائریکٹر آف لائبریریز کو مقرر کیا گیا۔

مقاصد:

ا۔ لائبریری کی ترقی کے لیے حکومت پاکستان کے منصوبوں میں مساوی خدمات فراہم کرنا۔

۲۔ لائبریری پالیسی اور لائبریری کے معیار کو قائم کرنا۔

۳۔ پاکستان کے عوام کے لیے ذخائر کتب کا حصول تا کہ پاکستان میں طبع شدہ قومی تحریری ورثے کی حفاظت کی جا سکے۔

۴۔ قومی کتابیات کی تیاری، سالانہ بنیادوں پر Retrospective Bibliography کی تیاری اور اشاعت کا اہتمام کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ خصوصی کتابیات تیار کرنا۔

۵۔ لائبریریوں کی ضرورت اور اس کے لیے تحقیق اور سروے کرانا۔

۶۔ ملک میں لائبریریوں کے قیام اور ان کی قومی سطح پر ترقی کے لیے کوششیں کرنا۔

۷۔ لائبریری مواد کے لیے عالمی اور ملکی سطح پر تبادلے اور لین دین کے لیے ایک رابطہ ایجنسی کا قیام۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۸۔ اسلام آباد میں قومی کتب خانے کا قیام۔
۹۔ کاپی رائٹ کے تحت جمع کرائے گئے لائبریری مواد کی حفاظت کرنا۔
۱۰۔ لیاقت میموریل لائبریری کا جملہ انتظام چلانا۔
۱۱۔ سیمینار، کانفرنسوں اور نمائش کتب کا انعقاد کرانا۔
۱۲۔ لائبریری اور لائبریرین شپ کی ترقی و ترویج میں مدد دینا۔
۱۳۔ یہ تمام فرائض محکمہ کتب خانہ جات کے ذمے ہیں۔

محکمہ کتب خانہ جات ان فرائض سے کسی حد تک عہد برآمد ہو سکا۔ اور اس محکمہ کتب خانہ جات نے کتب خانوں کی ترقی کے لیے کیا خدمات انجام دی ہیں ان کا جائزہ درج ذیل میں ہے:

شعبہ وار تنظیم: محکمہ کتب خانہ جات کو ان مقاصد کے حصول کے لیے درج ذیل شعبوں / صیغوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

لائبریری ونگ:

۱۔ تجارتی منصوبہ برائے قومی کتب خانہ، اسلام آباد
۲۔ حصول مواد سیکشن کا قیام
۳۔ کاپی رائٹ آرڈیننس 1962
۴۔ ڈی بی این بی اسلام آباد
۵۔ نیشنل ببلوگرافیکل یونٹ کا قیام
۶۔ لیاقت میموریل لائبریری کا نظام
۷۔ چلڈرن لائبریری کراچی کا قیام
۸۔ سنٹرل سیکرٹریٹ لائبریری کا انتظام
۹۔ انٹرنیشنل بک ایکس چینج سنٹر کا قیام

قومی کتب خانہ: یہ کتب خانہ ملکی سطح پر طبع شدہ قومی اہمیت کے مواد کے حصول اور اس کو آنے والی نسلوں کے لیے اثاثے کے طور پر محفوظ کرنے کا ذمہ دار ہے۔ قومی کتب خانہ حصول مواد کے لیے نہ صرف ایک مرکزی کتب خانہ شمار ہوتا ہے بلکہ اعلیٰ ترین سطح پر ایک انفارمیشن سنٹر کے فرائض بھی سرانجام دیتا ہے اور دیگر کتب خانوں کی خدمات کے لیے ایک مرکزی رابطہ بھی مہیا کرتا ہے۔ پاکستان میں قومی کتب خانے کے قیام کی ضرورت قیام پاکستان کے ساتھ ہی محسوس کی گئی۔ مگر مذکورہ ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز اور لائبریریز میں اس منصوبہ پر خاطر خواہ کام نہ کیا جا سکا۔ بعد ازاں محکمہ کتب خانہ جات کی الگ اور آزادانہ قیام کے ساتھ ہی قومی کتب خانے کے قیام کا منصوبہ بھی محکمہ ہذا کے ذمے لگا دیا گیا۔ چنانچہ محکمہ نے 1973 میں ہی قومی کتب خانے کے لیے ایک منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ منصوبہ حکومت پاکستان کی قائم کردہ کمیٹی نے 1973 میں منظور کر لیا تھا۔ مگر اس وقت لائبریری کا ڈیزائن، ڈرائنگ اور دیگر تفصیلات طے نہیں کی گئی تھیں ان تفصیلات کی عدم موجودگی سے منصوبے کے اخراجات کا اندازہ بھی صحیح نہیں لگایا جا سکا تھا۔ 1981 میں کیبنٹ کمیٹی برائے ترقی مطالعاتی کتب خانہ جات نے وزیر خزانہ کی زیر سرکردگی، ملک میں قومی کتب خانے کے قیام کی ضرورت کو شدت سے محسوس کیا اور فوری طور پر کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ڈیزائن، ڈرائنگ محل وقوع اور دیگر تمام تفصیلات طے کرنے کے لیے ترجیحی بنیادوں پر کام کرنے کو کہا۔ وزارت تعلیم نے منصوبے اور اخراجات کی تفصیل از سر نو تیار کیں اور منظوری کے لیے کیبنٹ / فنانس کمیٹیوں کو پیش کر دیں۔ چنانچہ CDA نے 1982 میں قومی کتب خانے کی عمارت کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ جو 1988 کے آغاز تک مکمل کر لیا گیا۔

صیغہ حصول مواد: قومی کتب خانے کا منصوبہ 1973 سے مرکزی حکومت کے زیر غور رہا ہے مگر مختلف وجوہات کی بنا پر 1982 میں اس پر عملدرآمد شروع ہوا۔ عمارت کی تعمیر میں رکاوٹوں اور منصوبے کی تکمیل تک کی مدت کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا کہ قومی کتب خانے کے لیے کتابوں کے حصول کا آغاز کر دیا جائے تا کہ عمارت کی تعمیر اور اس میں منتقلی تک خاطر خواہ ذخیرہ کتب حاصل کیا جا سکے۔ کیونکہ کتب کی چھپائی اور اس کی بازار تک آنے میں بھی ایک عرصہ درکار رہتا ہے اس کے علاوہ کچھ کتب مارکیٹ سے جلد ہی فروخت ہو کر نا قابل حصول ہو جاتی ہیں کتب کے حصول کے منصوبے کا آغاز 75-1974 میں کیا گیا۔ حصول مواد سیکشن میں اکتوبر 1988 تک جو مواد حاصل کیا گیا یہ تمام ذخیرہ انگریزی، اردو، فارسی، سندھی بشمول تمام علاقائی زبانوں پر مشتمل ہے۔

کاپی رائٹس آرڈیننس 1962 کا نفاذ: لیاقت میموریل لائبریری بطور قومی لائبریری کے کام کرتی رہی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان میں چھپنے والا تمام مواد علمی، تحقیقی، ثقافتی و تاریخی ریکارڈ کس طرح حاصل اور محفوظ کیا جائے اگرچہ قیام پاکستان کے وقت انڈین کاپی رائٹ ایکٹ 1914 موجود تھا مگر اس میں حصول کتب کے لیے لائبریریز کا نام تک نہیں تھا۔ اس طرح کے ایکٹ / آرڈیننس کی ضرورت نوزائیدہ مملکت پاکستان میں بھی محسوس کی گئی، مرکزی حکومت نے مارچ 1961ء میں ڈاکٹر آئی ایچ قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی کی سربراہی میں ایک کاپی رائٹ کمیٹی قائم کی جس کے سیکریٹری ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز اینڈ لائبریریز کے ڈائریکٹر تھے۔ اس کمیٹی کی رپورٹ 25 اکتوبر 1961 کو مرکزی حکومت کو پیش کی گئی اور اس رپورٹ کی روشنی میں ایک آرڈیننس 2 جون 1962 کو منظور کیا گیا اور 27 فروری 1967 کو اس کا نفاذ ہوا۔ قومی کتب خانہ ملک میں چھپنے والے تمام مواد کو حتی المقدور خریدتا رہا اور لیاقت میموریل لائبریری کی کوشش رہی کہ ملک میں طبع شدہ تمام مواد کو حاصل کیا جائے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03435045551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

شعبہ وصولی کتب، اخبارات ورسائل اسلام آباد: شعبہ وصولی کتب اخبارات ورسائل، اسلام آباد میں پہلی کتب 1968 میں موصول ہوئی اور محفوظ کرلی گئی اس صیغے میں 20 اکتوبر 1988 تک بیس کتب موصول اور محفوظ ہو چکی ہیں یہ کام مسلسل پبلشرز کے تعاون سے جاری ہے۔ ہر ماہ موصول ہونے والی کتب رسائل وجرائد کو ایک باقاعدہ ماہانہ فہرست کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے اس کی کاپیاں اعزازی طور پر ملک میں موجود سینکڑوں کتب خانوں کو بھیجی جاتی ہیں تا کہ لائبریری نئے طبع شدہ مواد سے آگاہ ہوسکیں اور کتب کی خریداری کر کے اپنے کتب خانے میں قارئین کو حتی المقدور جدید معلومات بہم پہنچا سکیں۔ یہ فہرست ماہانہ بنیادوں پر جنوری 1985ء سے مسلسل شائع ہورہی ہے۔اس کے علاوہ رسائل وجرائد جو اس شعبے میں وصول ہوتے ہیں ان کی ڈائریکٹری پاکستانی اخبارات ورسائل 1988 میں شائع کر کے بہم پہنچائی گئی ہے۔

لیاقت میموریل لائبریری کراچی: لیاقت میموریل لائبریری ایک وفاقی لائبریری کی حیثیت سے 1950 میں کراچی میں قائم کی گئی بعدازاں یہ لائبریری ایک دوسری لائبریری میں شامل کردی گئی اور اس کا نام لیاقت میموریل نیشنل لائبریری رکھا گیا۔اسی نام اور حیثیت سے 1985ء تک اس کتب خانے نے وفاقی کتب خانے کے طور پر خدمات سرانجام دیں یہ کتب خانہ بنیادی طور پر قومی کتب خانے کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہے اس کے بعد اس کے نام میں ایک اور تبدیلی کی گئی جب وفاقی حکومت نے ایک قومی کتب خانہ اسلام آباد میں قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تو اس لائبریری کو ایک بار پھر لیاقت میموریل لائبریری کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ کتب خانہ سٹیڈیم روڈ پر واقع ہے اور اس کا انتظام وانصرام محکمہ کتب خانہ جات کے پاس تھا لیکن اب 28 فروری 1986 سے حکومت سندھ کے پاس ہے نظامت کی تقسیم کے بعد محکمہ کتب خانہ جات کا قیام، اخبارات وجرائد کا سیکشن، مسودات، نایاب ذخیرہ کتب کا صیغے، مطالعہ کا بڑا کمرہ حوالہ جاتی ہال قائم کیے گئے۔

چلڈرن لائبریری کراچی: محکمہ کتب خانہ جات وزارت تعلیم نے ملک میں موجود طلبہ اور بچوں کو تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کی غرض سے چلڈرن لائبریری کے قیام کے ایک منصوبے پر بھی عمل کرنا شروع کر دیا ہے اس منصوبے کا بنیادی مقصد بچوں میں عادت مطالعہ پیدا کرنا، ان کو اپنی عمر اور دلچسپیوں کے مطابق تعلیم سے فرصت کے اوقات کھیلوں کے لیے ایک معیاری مرکز مہیا کرنا ہے۔ ماڈل چلڈرن لائبریری کا منصوبہ 1979 میں مکمل ہوا۔ یہ کتب خانہ لیاقت میموریل لائبریری کا ایک حصہ قرار دیا گیا۔ کتب خانے میں موجود لائبریری مواد، تصاویر، پینٹنگز اور دیگر دلچسپ امور فراہم کر کے اس لائبریری کو بچوں کے لیے بے حد دلچسپ اور پر کشش بنایا گیا ہے۔

سنٹرل سیکریٹریٹ لائبریری: 1950 میں یہ کتب خانہ نظامت آرکائیوز ولائبریریز کے زیر انتظام قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد حکومت پاکستان کے مرکزی وزارتوں، دفاتر، افسران اور ملازمین کو حوالہ جاتی خدمات، معلومات مہیا کرنا تھا۔ بعدازاں اس کتب خانے کا انتظام محکمہ کتب خانہ جات کو منتقل کردیا گیا۔ دارالحکومت کراچی سے اسلام آباد منتقلی کے ساتھ ہی یہ کتب خانہ بھی اسلام آباد منتقل کردیا گیا۔ اس لائبریری میں اکتوبر 1988 میں ذخیرہ کتب کی تعداد چھبیس ہزار سرکاری دستاویزات کی تعداد چار ہزار جلدیں تھیں۔ اس لائبریری سے کتب کا اجراء اور ممبرشپ کی سہولت صرف سرکاری ملازمین کو ہے دیگر ریسرچ اسکالرز کو لائبریری کے مطالعہ ہال میں بیٹھ کر پڑھنے اور مطالعہ کی اجازت ہے۔ کتب خانے سے ہر ممبر ایک ماہ کے لیے چار کتب جاری کرا سکتا ہے۔ ایک ماہ کی مدت کے بعد جرمانہ دس پیسے یومیہ کے حساب سے واجب الادا ہوتا ہے۔

بین الاقوامی مرکز تبادلہ کتب: حکومت پاکستان نے دو ممالک امریکہ اور آسٹریلیا کے ساتھ مطبوعات کے تبادلے کے معاہدے کیے ہیں۔ ان معاہدوں پر عملدرآمد کے لیے وفاقی حکومت نے قائم کیا۔ جس کر بعد ازاں سنٹرل سیکریٹریٹ لائبریری کے ساتھ منسلک کر دیا گیا یہ سنٹر اب تک ایک ہزار دستاویزات سالانہ وصول اور تبدیل کرتا رہا ہے۔

سوال نمبر 4: پاکستانی لائبریری ایسوسی ایشن کے قیام، مقاصد اور کارکردگی کے متعلق وضاحت کریں نیز اس کی مطبوعات کا مختصراً جائزہ لیں؟

جواب: پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن:

قیام: ملک میں کتب خانوں اور لائبریریوں کی فلاح وبہبود، ترقی وفروغ کی خاطر مارچ 1957ء میں انجمن کتب خانہ کا قیام عمل میں آیا۔

مقاصد: انجمن کے اغراض ومقاصد ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

1۔ پاکستان میں جامع کتب خانہ کا قیام

2۔ تکنیکی صلاح مشوروں اور تعاون کے ذریعے کتب خانوں کے بہترین نظم ونسق کا فروغ۔

3۔ علم کتابداری میں مطالعہ اور تحقیق کی ترقی اور علم کتابداری (Library Science) کی تعلیم وتدریس کا اجراء اور اس میدان میں تازہ رجحانات، نظریات اور تجاویز کی نشرواشاعت۔

4۔ کتب خانوں میں کام کرنے والوں کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور ان کے رتبے کی ترقی و حقوق کا تحفظ۔

5۔ نیز اس قسم کے دوسرے اغراض، جیسے پاکستان میں کتب خانوں اور لائبریرین کے مفاد سے متعلق مزید کام وغیرہ۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

03345504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

6۔ انجمن کتب خانہ پاکستان کے اندر اور باہر مماثل اغراض و مقاصد رکھنے والی تنظیموں میں رابطہ کا کام کرے گی۔اور باہمی تعاون حاصل کرے گی۔
ابتداء میں یہ انجمن تین زونوں پر مشتمل تھی۔یعنی کراچی، لاہور اور ڈھاکہ۔انجمن کا صدر دفتر ہر دو سال کے بعد کراچی، لاہور اور ڈھاکہ منتقل ہوتا رہتا تھا۔ ہر زون سے ایک نائب صدر ، ایک معتمد اور تین اراکین کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ ان عہدے داروں کے علاوہ جس زون میں صدر دفتر (Headquarter) منتقل ہوتا تھا، وہاں ایک صدر، ایک نائب صدر، ایک معتمد، ایک خازن، تین اراکین اور دو نامزد اراکین کا مزید انتخاب ہوتا تھا۔زونل کونسل کے اندر نائب صدر، صدر کے فرائض اور نائب معتمد، معتمد کے فرائض انجام دیتے تھے۔صدر دفتر کی مجلس انتظامیہ تیرہ اراکین پر اور زونل انتظامیہ چھ اراکین پر مشتمل تھی۔دونوں زونوں اور صدر دفاتر کی انتظامیہ پچیس ارکان پر مشتمل ہوتی تھی اور اسی کو کونسل کہتے تھے۔

انجمن کا صدر دفتر: ستر کی دہائی کی ابتداء میں Constitution Revision Commitement کی سفارش پر پی ایل اے ہیڈ کوارٹر وفاقی او رصوبائی صدر مقام میں ہر دو سال کے لیے منتقل ہونا منظور ہوا۔چنانچہ اب پی ایل اے کا ہیڈ کوارٹر از خود ہر دو سال کے بعد اسلام آباد، پشاور کوئٹہ، کراچی اور لاہور منتقل ہوتا رہتا ہے۔بشرطیکہ اراکین کی تعداد اس علاقے میں پچاس سے کم نہ ہو۔انجمن کے صدر مقام کی مجلس عاملہ کی ہیئت ترکیبی ذیل میں دی جاتی ہے:

(1)	صدر ایک (درخواست کرنے پر)	(2)	نائب صدر دو
(3)	معتمد عمومی ایک	(4)	نائب معتمد عمومی دو
(5)	معتمد مالیات ایک	(6)	اراکین دس۔ان میں سے دو نامزد کیے جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر انجمن کی کوئی شاخ دو تہائی اکثریت سے یہ طے کرے کہ انجمن کا صدر مقام اس کے یہاں منتقل نہ کیا جائے تو ایسی صورت میں وہ اپنے فیصلے سے تحریری طور پر معتمد عمومی کو انتخاب کی تاریخ کے اعلان سے قبل یا اعلان کے بعد، پندرہ دن کے اندر مطلع کرے۔اگر کچھ وجوہات کی بنا پر جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے ،انجمن کا صدر مقام اس مخصوص علاقے میں منتقل نہیں ہوتا تو خود بخود اگلے علاقے میں منتقل ہو جاتا ہے۔انجمن کا ریکارڈ وفاقی شاخ کے حوالے ہوتا رہتا ہے جسے وہ محفوظ رکھتی ہے۔سابقہ معتمد عمومی آئندہ معتمد عمومی کو پچھلے دو سال کا ریکارڈ منتقل کرتا ہے، باقی ریکارڈ اسلام آباد کی شاخ کو بھیج دیا جاتا ہے۔انجمن کو یہ اختیار ہے کہ مجلس عامہ کی منظوری سے کسی بھی مخصوص انجمن کتب خانہ کا الحاق کر سکتی ہے۔ جو قومی سطح پر کام کر رہی ہو۔علاقائی مخصوص انجمن کتب خانہ کا الحاق (Affiliation)،انجمن کتب خانہ پاکستان کی علاقائی شاخ کی ذمہ داری ہوگی۔انجمن کتب خانہ پاکستان یا اس کی شاخیں کسی عام حیثیت والی انجمن کتب خانہ کو تسلیم نہ کرنے اور اس کا الحاق قبول کرنے کی مجاز ہوتی ہے۔

کارکردگی: انجمن نے حکومت اور عوام میں مذاکروں، مباحثوں اور کانفرنسوں کے ذریعے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی اور کتب خانوں سے متعلق عوام میں کتب خانوں کا شعور پیدا کیا۔انجمن 1985ء تک تیرہ کانفرنسیں منعقد کر چکی ہے۔

(الف) 1957ء کی پہلی کانفرنس جو کراچی میں منعقد ہوئی۔اس کا موضوع یوں تو ضابطہ خدمات کتب خانہ تھا مگر اس کے تحت کتب خانوں کی حالت اور ان کے وسائل، قومی زبان میں تحریری مواد کی پیداوار، قومی مطبوعات کا رجحان، تحریری مواد کا حصول اور اس کا تحفظ، لائبریرین شپ کی تعلیم کا معیار اور قومی تعمیر نو میں کتب خانوں کا کردار تھا۔

(ب) دوسری کانفرنس جو 1959ء میں پشاور میں منعقد ہوئی۔ اس کا موضوع ''مسائل کتب خانہ'' تھا۔علاوہ ازیں ایل سی کی (L.C.Key) رپورٹ کا نفاذ، قومی کتب خانہ کی حیثیت، قانون حق اشاعت Copy Right Act قومی کتابیات کی طباعت اور قومی مرکز دستاویز (National Documentation Centre) کا قیام تھا۔

(ج) تیسری کانفرنس 1960ء میں ڈھاکہ میں ہوئی، جس کا موضوع عوامی کتب خانوں کی سہولت کی قلت تھا۔مگر ان حالات کے باوجود قومی ہفتہ کتب منائے گئے۔تاکہ ملک میں عوامی میں کتب خانوں کی خدمات پروان چڑھ سکیں۔اس کانفرنس کے نتیجے میں دہلی عوامی کتب خانہ کے نمونہ پر ایک عوامی کتب خانہ کے منصوبے کے قیام کی ضرورت بھی محسوس کی گئی اور قومی کتابیات کی طباعت جیسے موضوع بھی زیر بحث آئے۔

(د) چوتھی کانفرنس 1961ء میں لاہور میں ہوئی۔جس کا موضوع ''کتب خانوں اور خدمات کتب خانہ کی ترقی'' تھا۔اس کانفرنس میں دیگر موضوعات بھی زیر بحث آئے۔مثلاً معاشرتی تعلیم میں کتب خانوں کی اہمیت، کتب خانہ اور قارئین، اسکول کے کتب خانے کی بہتری کے لیے کچھ تجاویز، کتب خانہ اور معیار، قومی نظام کتب خانہ کی ضرورت اور عوامی کتب خانوں میں بچوں کی خدمات وغیرہ۔

(ر) پانچویں کانفرنس 1963ء میں ڈھاکہ میں ہوئی۔جس کا موضوع ''کتب خانوں کی اہمیت'' تھا۔اس میں مختلف النوع مسائل زیر بحث آئے۔اور ان کے حل تجویز کیے گئے۔

(و) چھٹی کانفرنس 1965ء میں لاہور میں ہوئی ،جس کا موضوع ''پاکستان میں کتب خانوں کا ارتقاء'' تھا۔اجلاس کے دیگر موضوعات پاکستان میں کتب خانوں کا قیام اور ترقی، وسائل کتب خانہ اور خدمات، تعلیمی اور مخصوص کتب خانے تعلیم کتب خانہ (Library Education) اور پیشہ ورانہ سرگرمیاں تھے۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0345-5504551

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

(ز) ساتویں کانفرنس 1968ء میں لاہور میں ہوئی جس میں یہ موضوعات مثلاً مقالہ نگاروں کی توجہ کا باعث بنے۔ قانون کتب خانہ (Library Legislation) عوامی کتب خانوں کا قیام اور تعلیم بالغاں، اسکولوں، کالجوں میں لائبریرین کی شرح مشاہیر وغیرہ۔

(ح) آٹھویں کانفرنس 1971ء میں کراچی میں ہوئی، جس کا موضوع ''کتب خانوں کی خدمات اور پانچ سالہ منصوبہ تھا۔ مقالہ نگاروں نے خدمات خصوصی کتب خانہ جات، مرکز دستاویز، بچوں اور نوجوانوں کے لیے خدمات کتب خانہ، اسکولوں کے کتب خانوں کی خدمات اور عوامی کتب خانے کے موضوعات کے تحت مقالے پیش کیے۔

(ط) نویں کانفرنس 1973ء میں سیدو شریف سوات میں منعقد ہوئی، جس کا موضوع ''پچاس عوامی کتب خانوں کا قیام'' تھا۔ جس میں قانون کتب خانہ (Library Legislation) اور عوامی کتب خانوں کے جملہ پہلوؤں پر مقالے پیش کیے گئے۔

(ی) دسویں کانفرنس 1975ء میں لاہور میں منعقد ہوئی، جس کا موضوع ''ترقی کتب خانہ'' تھا۔ چنانچہ مختلف اقسام کے کتب خانوں کے تحت اجلاس منعقد ہوئے اور ان اجلاس میں ان سے متعلق مقالے پڑھے گئے۔

(ک) گیارہویں کانفرنس 1975ء میں اسلام آباد میں منعقد ہوئی، جس کا موضوع ''قومی ترقی میں کتب خانوں اور دستاویزی مراکز اور قومی اطلاعاتی نظام کی ضرورت'' تھا۔ چنانچہ قومی اطلاعاتی نظام کے حوالہ کتب خانوں تعلیم و تربیت، اسکولوں کے کتب خانے، خصوصی کتب خانے، قومی اطلاعات نظام (National Information System) اور کتب خانے کا کردار، کالج کے کتب خانے اور قومی اطلاعاتی نظام اور کتابیات پر مقالے پڑھے گئے۔

(م) تیرھویں کانفرنس 1985ء میں کوئٹہ میں ہوئی، جس کا موضوع ''قومی کتب خانوں کا کردار'' تھا۔ جس میں کالج، جامعاتی کتب خانے اور عوامی کتب خانوں کے کردار کا جائزہ لیا گیا کہ وہ کس طرح قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

(ل) بارہویں کانفرنس 1982ء میں پشاور میں ہوئی، جس کا موضوع ''قومی تعمیر نو میں کتب خانوں کا کردار'' تھا۔ اس میں تمام کتب خانوں پر اس موضوع کے تحت مقالے پڑھے گئے۔ ان کانفرنسوں میں کتب خانوں اور لائبریری ایجوکیشن اور لائبریرین کے مشاہرات کے متعلق ہر پہلو پر تفصیل سے بحث ہوئی۔

مطبوعات: انجمن کی مطبوعات میں سب سے اہم اس کا ماہانہ خبرنامہ ہے، جو بڑی پابندی سے شائع ہوتا رہتا ہے۔ اس خبرنامے کا مقصد انجمن کتب خانہ پاکستان کے اراکین کے درمیان رابطہ برقرار رکھنا ہے۔ علاوہ ازیں انجمن نے ایک سہ ماہی رسالہ جولائی 1960ء میں پہلی بار شائع کیا اور چاروں کے بعد یہ رسالہ پھر بند ہوگیا۔ جولائی 1987ء سے اس کا پھر اجراء شروع ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ انجمن کی دوسری بیس مطبوعات بھی ہیں۔

سوال نمبر 5: پاکستانی قومی کمیشن برائے یونیسکو پر بحث کریں اور اس کے بنیادی مقاصد کی نشاندہی کریں؟

جواب: پاکستانی قومی کمیشن برائے یونیسکو:

تمہید: 1946 میں یونیسکو کا دستور چھبیس ممبر ممالک کے دستخطوں سے وجود میں آیا تھا یہ اقوام متحدہ کا ایک ذیلی ادارہ ہے اس کے قیام کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جنگیں انسانی اذہان میں پرورش پاتی ہیں اس لیے امن کا دفاع انسانی اذہان کی نشوونما سے ہوسکتا ہے یونیسکو انگریزی نام ہے جو United Nations, Educational Scientific and Cultural Organization کا مخفف ہے۔ یونیسکو پوری دنیا میں فروغ علم اور دنیا بھر کے دانش وروں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے کے لیے کوشاں ہے خواندگی کی شرح میں اضافے کی خاطر یونیسکو کروڑوں روپیہ خرچ کرتا ہے یونیسکو کا منشور کتاب Book Manifesto اور منشور عوامی کتب خانہ جات بھی اسی قسم کی کڑیاں ہیں۔

یونیسکو کے دستور کی دفعہ سات یہ اہتمام کرتی ہے کہ ہر ممبر ملک اس قسم کے انتظامات کرے جس سے اس کی اہم تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی امور میں دلچسپی رکھنے والے اداروں کی ایک نمائندہ تنظیم ترجیحاً قومی کمیشن کے قیام کے لیے خصوصی ساز گار حالات پیدا ہوجائیں۔ قومی کمیشن یا تعاون کی تنظیمیں جن ممالک میں قائم ہوجاتی ہیں وہ جنرل کانفرنس میں اپنے مندوبین اور اپنی حکومتوں کے لیے تنظیمی امور میں مشاورتی خدمات انجام دیتی ہیں اور ان کے مفاد سے متعلق تمام امور میں رابطے کے فرائض انجام دیتی ہیں قومی کمیشن تعلیم، سائنس، ثقافت اور ابلاغیات کے میدان میں کام کرنے والی تنظیموں، سرکاری عہدے داروں قومی پیشہ ورانہ انجمنوں، جامعاتی اداروں اور غیر سرکاری اداروں کے درمیان روابط قائم کرتے ہیں چالیس فیصد سے زیادہ قومی کمیشن 1960 کے بعد قائم ہوئے ہیں یہ دراصل ترقی پذیر ممالک کے لیے وجود میں آئے ہیں۔ چودھویں جنرل کانفرنس منعقدہ 1960 کی قرارداد کی رو سے فی الحقیقت قومی کمیشن کو مشاورت اور رابطہ سمجھا جانے لگا، رابطہ اور راہنمائی کے روایتی کردار اور قومی کمیشنوں کے صلاح مشوروں نے ان کے حصے کی بڑھتی ہوئی اہمیت کی بدولت، 1970 کی دہائی سے ایک نیا رخ اختیار کیا ہے قومی کمیشن قومی سطح پر واحد ترجمان ہونے کی حیثیت سے یونیسکو کی منجملہ تمام سرگرمیوں اور یونیسکو کی قلیل المیعاد اور طویل المیعاد منصوبہ بندی کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ قومی کمیشنوں کے معتمدوں کے بین الاقوامی اجلاس منعقدہ اوٹاوہ ماہ جون 1975 میں یہ طے کیا گیا تھا کہ قومی کمیشن کی افادیت کو مزید فعال بنانے کی غرض سے اس کا ایک منشور ترتیب دیا جائے۔ چنانچہ یونیسکو کے بیسویں عام اجلاس کی قرارداد نمبر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں
0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

7/42 کے تحت یونیسکو کے واسطے قومی کمیشنوں کا منشور معرض وجود میں آیا۔

قیام: یونیسکو کے قیام کے ایک سال بعد پاکستان معرض وجود میں آیا اور 1949 میں اس کا ممبر بنا۔ 1950ء سے پاکستان اور یونیسکو کے تعاون کا آغاز ہوا اور اس وقت ایک سو اٹھاون ممبر ممالک میں سے ایک سو باون ممالک نے قومی ایکشن قائم کر لیے ہیں ان میں پاکستان بھی شامل ہے اور پھر اس کے بعد قومی کمیشن کے چارٹر کے تحت موجودہ پاکستانی قومی کمیشن قائم ہوا۔ چارٹر کی شق IV کے مطابق تمام ممبر ممالک قومی کمیشن کے لیے ایک سیکریٹریٹ مہیا کرتے ہیں۔ جن میں اعلیٰ اسٹاف جن کا مرتبہ خاص طور پر سیکریٹری جنرل کا ہو اور جس کی تعیناتی کافی عرصہ کے لیے ہوتا کہ ضروری تجربات کا تسلسل یقینی ہو۔ جس کے پاس کافی اختیارات اور مالی ذرائع ہوں تا کہ چارٹر میں مذکورہ امور کی انجام دہی ممکن ہو اور یونیسکو کے پروگراموں میں شمولیت بڑھے۔

بنیادی مقاصد: قومی کمیشن برائے یونیسکو کے مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ عوام میں یونیسکو کے مقاصد، پروگرام، اور مشاغل کی بابت اطلاعات مشتہر کرنا مثلاً

(الف) علمی زندگی کی نشوونما (ب) نظام تعلیم میں ترقی اور وسعت (ج) لوگوں میں باہمی افہام وتفہیم کی ترویج وترقی

۲۔ سائنس، ثقافت اور معلومات کے معاملے میں قومی ضروریات کا ایک اہم ذریعہ ہوتا کہ یونیسکو اپنے ممبر ممالک کی ضروریات کو اپنے پروگرام تیار کرتے وقت مکمل طور پر پیش نظر رکھے۔

سوال نمبر 6: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں؟

جواب: مرکز سائنسی وصنعتی معلومات:

تعارف: کسی ملک کی سائنسی، صنعتی اور زراعی ترقی کے لیے سائنسی معلومات ایک بنیادی ذریعہ تعلیم کی جاتی ہے یونیسکو کے تعاون سے 1957 میں مرکز سائنسی اور تیکنیکی دستاویز پاکستان معرض وجود میں آیا۔ رسائل وجرائد کی تعداد معلوم کرنے کی غرض سے ملک میں سائنس وٹیکنالوجی کے دوسرے کتب خانوں میں موجود سائنس وٹیکنالوجی سے متعلق ایک یونین کیٹلاگ تیار کیا گیا، جسے مرکز قومی سائنس وتیکنیکی دستاویز پاکستان نے مکمل کر کے شائع کر دیا۔ مرکز نے سہ ماہی مطبوعہ بعنوان پاکستان سائنسی ادب تازہ کتابیات کی ابتدا کی۔ اس سہ ماہی نے جہاں ملک میں سائنسی اور تیکنیکی میدان میں شائع ہونے والے ادب کا احاطہ کیا وہاں اس کی اشاعت سے دو فائدے ہوئے اس مرکز نے کتابیات، تراجم اور دستاویز کی از سر نو تیاری، سائنسی تعلقات، تحقیقات اور دیگر سرگرمیوں کو فراہم کر کے تیکنیکی کارکنوں کے لیے بڑا اثاثہ پیدا کر دیا ہے۔ 1974ء میں اس کا نام مرکز سائنسی وصنعتی معلومات پاکستان رکھا گیا اور اسے مجلس سائنسی اور صنعتی تحقیق پاکستان سے نکال کر پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کی تحویل میں دے دیا جو اسلام آباد میں واقع ہے اس کے ذیلی مراکز کراچی، لاہور، پشاور اور کوئٹہ میں قائم ہیں۔ یہ مرکز سائنس وٹیکنالوجی کے میدان کی حوالہ جاتی کتب اور سائنسی دستاویزات کے جدید ترتیب یافتہ عملے پر مشتمل ہے۔

مقاصد: پاکستان میں کسی بھی سائنسی اور تیکنیکی تحقیقی کام کرنے والے کو دستاویزی خدمات کسی بھی مخصوص مطبوعہ سائنسی مقالہ، دستاویز کی نقل مہیا کرنا، دستاویز کی تلاش اور دنیا میں کہیں بھی مطبوعہ سائنسی مقالوں کی نقول حاصل کرنا شامل ہے پانچ فیصد مطلوبہ چیزیں مقامی معلوماتی ذرائع سے تکمیل پاتی ہیں جب کہ ان کا پچانوے فیصد بیرونی زرمبادلہ کے ذریعے ادا کر کے مکمل کیا جاتا ہے جن ممالک سے اکثر و بیشتر مواد منگوایا جاتا ہے ان میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، ہندوستان، چین، جاپان خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

کتابیاتی خدمات: مرکز کے پاس کتابیات مرتب کرنے کی سہولتیں ہیں مطالبے پر کسی مخصوص موضوع سے متعلق عموماً حالیہ اور ماجی کے ادب سے متعلق کتابیات تیار کی جاتی ہیں مرکز متعدد کتابیات اہم موضوعات پر مرتب کر چکا ہے۔

ترجمہ نگاری: مرکز نے جدید یورپی زبانوں میں تراجم کی سہولتوں کو وسعت دی ہے چار لاکھ چونتیس ہزار چار سو سات الفاظ پر مشتمل چھیاسی، تیکنیکی دستاویز روسی، جرمنی اور سلاوتی زبانوں سے ترجمے ہو چکے ہیں جو طبعی علوم، انجینئرنگ اور علم حیات کا احاطہ کرتی ہیں۔

پاکستان سائنس ابطرکٹس: 1962 سے مرکز ایک سہ ماہی جریدہ شائع کر رہا ہے اب تک جو خلاصے تیار کیے گئے ہیں وہ تقریباً چار ہزار سے زیادہ ہیں۔

پاکستان کرنٹ کینٹینٹس: ماہنامہ رسالہ ہے جسے مرکز 1975 سے شائع کر رہا ہے۔

نیشنل بک کونسل آف پاکستان:

قیام: کتابی صنعت کے فروغ کیلئے حکومت نے 1960ء میں یونیکو کے تعاون سے قومی کتب مرکز (نیشنل بک سنٹر) قائم کیا۔ شروع میں اس ادارے کا صدر مقام کراچی میں تھا۔ ابنِ انشاء اس کے پہلے ناظم تھے۔ ان کا تقرر 1964ء میں عمل میں آیا اور اسی سال اس کی ایک شاخ لاہور میں قائم کی گئی۔ 1975ء میں اس کا نام نیشنل بک کونسل آف پاکستان رکھا گیا۔ آج کل اس کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اور شاخیں کراچی اور لاہور میں بھی۔ اس کے علاوہ پشاور، کوئٹہ وغیرہ میں ذیلی دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔ اس ادارے کی طرف سے ماہانہ "کتاب" شائع ہوتا ہے جس میں کتابی دنیا سے متعلق معلومات مضامین، مذاکرے اور خبریں شائع ہوتی ہیں۔

03345504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات، داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

اغراض ومقاصد:

۱۔ کتابوں کی ترقی اور فروغ
۲۔ کتابی دنیا کے مسائل کیلئے اقدامات
۳۔ کتابوں کے میلے، کتابی نمائشیں اور تقریبات رونمائی
۴۔ کتاب سازی کیلئے تربیتی کورس اور کتابیں
۵۔ پاکستانی مطبوعات کا بیرونی ملک تعارف اور عالمی تعاون
۶۔ معیاری کتابوں کی اشاعت کیلئے انعامات
۷۔ مطالعاتی مواد کو سستے داموں مہیا کرنا۔

خدمات: اپنے مقاصد کے حصول کیلئے اس ادارے نے اب تک متعدد کتابیات، ڈائریکٹریاں اور معلوماتی کتابچے شائع کیے ہیں۔ تربیتی کورسوں کا اہتمام کیا ہے۔ طباعت، کاغذ، سرورق، کتابت کا لحاظ سے بہترین کتابوں پر انعامات دیے ہیں۔ کتابوں کی کئی نمائشیں اور کتاب میلے منعقد کیے ہیں۔ عادات مطالعہ پر سروے کرائے ہیں۔ پاکستان بک ٹریڈ ڈائریکٹری طبع کی جس میں ملک بھر کے اہم ناشرین کے نام پتے شائع کیے ہیں۔ فروغ مطالعہ کیلئے یہ ادارہ قارئین کو کتابوں کی قیمت میں نصف کی رعایت مہیا کرتا ہے۔ یہ نصف قیمت کتب فروشوں کو ادا کی جاتی ہے۔

حزب کتابیات سازاں پاکستان:

پس منظر: یونیسکو اور لائبریری آف کانگریس کی مشترکہ کوششوں سے عالمگیر کتابیاتی جائزے کی ابتدا کی گئی، چنانچہ اس ضرورت کے تحت یونیسکو کی تجویز پر حکومت پاکستان کے تعاون سے 1950 میں حزب کتابیات سازان پاکستان وجود میں آئی۔ 1953 میں یہ جماعت تسلیم کی گئی اور 1954 میں اس کی تشکیل کی گئی۔

مقاصد: اس جماعت کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ملک کی کتابیاتی ضروریات کو پورا کرنا
۲۔ کتابیاتی تصانیف کی تدوین وترتیب
۳۔ کتابیات اور دستاویز کی باقاعدہ تحقیق کی ہمت افزائی اور فروغ

مطبوعات: اس کی پانچ مطبوعات ہیں۔

علم کتاب داری: علاوہ ازیں 1959 میں جماعت نے مخصوص فن کتاب داری اور کتابیات میں ششماہی ڈپلوما کورس کی ابتداء کی۔ جس میں درجہ بندی کیٹلاگ سازی، کتابیات، اشاریہ سازی، حوالہ جاتی خدمات، انتخاب کتب اور تنظیم ونسق شامل ہیں اس کورس سے اب تک آٹھ سو پچاس طلباء وطالبات فارغ التحصیل ہوچکے ہیں اور ملک کے مختلف کتب خانوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مرکز اسلامی دستاویز لاہور:

قیام: مرکز قومی دستاویز کا قیام حکومت کی مختلف امور پر قومی اہمیت کے دستاویز کی فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لیے عمل میں آیا تھا۔ 1974ء سے اس کے دائرہ کار میں ملکی دستاویز اور دوسرے قومی اہمیت کے ریکارڈ کا تحفظ کرنا بھی شامل ہو گیا ہے اب یہ ملک کا وفاقی، صوبائی اور نایاب تحریری مواد، قابل قدر دستاویز اور مائیکرو فلم کا اہم مرکز بن گیا۔ اس کے علاقائی دفاتر، کراچی اور پشاور میں قائم ہیں تحقیقی عملے کا کچھ حصہ صوبوں کے صدر دفاتر میں رہتا ہے تاکہ صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے درمیان رابطہ کو یقینی بنایا جا سکے۔

ساخت: تنظیمی نکتہ نظر سے اس ادارے کی درجہ بندی حسب ذیل ہے۔

۱۔ شعبہ تحقیقات
۲۔ شعبہ تبادلہ
۳۔ شعبہ مائیکرو فلم
۴۔ شعبہ نظم ونسق

اس کی دیکھ بھال اور رہنمائی کے لیے ایک مجلس قائمہ بنائی گئی ہے۔

وظائف: اس کے وظائف یہ ہیں۔

۱۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں اور دوسرے ذرائع سے ملکی دستاویز حاصل کرنا۔
۲۔ ملکی دستاویز مثلاً بین الاقوامی صلح نامے اور معاہدے، دستوری آلات اور دوسرے قومی اہمیت کے اعلیٰ اور خفیہ ریکارڈ کا تحفظ کرنا۔
۳۔ انڈیا آفس لائبریری اور قومی مرکز دستاویز کے درمیان تبادلے کے معاہدوں کی منصوبہ بندی کرنا۔

اس اہمیت کے پیش نظر حکومت پاکستان نے 1960ء کی دہائی کے آخر میں ضروری ریکارڈ کو مائیکرو فلم کی صورت میں حاصل کرنے کی غرض سے اس کی ابتداء کی تھی آخرکار 1975ء میں انڈیا آفس لائبریری وریکارڈ، لندن اور قومی مرکز دستاویز کے درمیان تبادلے کا معاہدہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

سوال نمبر 7: جامعاتی کتب خانوں کا تنقیدی جائزہ لیں اور اس کے مسائل وتجاویز پر مفصل تحریر کریں؟

جواب: جامعاتی کتب خانوں کا تنقیدی جائزہ:

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

پاکستان میں جامعاتی کتب خانوں کی صورت حال دیگر کتب خانوں کی نسبت بہتر ہے۔ جامعات اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں اور تحقیقی کام کو آگے بڑھاتی ہیں اس اعتبار سے جامعاتی کتب خانے بہت اہمیت کے حامل ہیں اور جامعاتی تحقیق کا انحصار بڑی حد تک کتب خانوں پر ہوتا ہے پاکستان کے جامعاتی کتب خانوں کے قیام کو ہم تین ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(الف) 1958 سے قبل: جب ہم 1958ء سے قبل جامعات میں قائم کئے جانے والے کتب خانوں کا جائزہ لیتے ہیں تو مندرجہ ذیل چار جامعات کے نام سامنے آتے ہیں۔

۱۔ کتب خانہ جامعہ پنجاب ۲۔ کتب خانہ جامعہ سندھ ۳۔ کتب خانہ جامعہ کراچی ۴۔ کتب خانہ جامعہ پشاور

ان جامعاتی کتب خانوں کا شمار ایسے کتب خانوں میں ہوتا ہے جس کا ذخیرہ کتب تقریباً ایک لاکھ سے زائد ہے اور باقاعدہ طور پر منظم کئے گئے ہیں ان کتب خانوں کی اپنی عمارتیں ہیں اور تعلیم یافتہ تجربہ کار عملہ بھی فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) 1958ء تا 1978ء: 1958ء تا 1978ء کے دوران قائم کئے جانے والے جامعاتی کتب خانے درج ذیل ہیں۔

۱۔ کتب خانہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
۲۔ قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد
۳۔ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور
۴۔ کتب خانہ جامعہ بلوچستان کوئٹہ
۵۔ این ای ڈی انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی
۶۔ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جام شورو
۷۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور
۸۔ سندھ زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام
۹۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان
۱۰۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد
۱۱۔ گومل یونیورسٹی ڈیرہ اسماعیل خان

مذکورہ بالا جامعاتی کتب خانے 1958ء کے بعد قائم کئے گئے ہیں اس وجہ سے پہلے قائم کئے جانے والے کتب خانوں کی نسبت نئے ہیں۔ ان کتب خانوں کا ذخیرہ مواد پچاس ہزار سے ایک لاکھ کے درمیان ہے۔ ان میں سے کچھ کتب خانوں کی اپنی عمارت ہے اور کچھ جامعہ کے اندر ہی کسی بڑے ہال میں قائم کئے گئے ہیں ان میں پیشہ ور عملہ نسبتاً کم ہے اور ان کتب خانوں کے مسائل اول الذکر کتب خانوں سے زیادہ ہیں۔

1978ء کے بعد قائم ہونے والی جامعات کے کتب خانے ابھی چونکہ اپنے قیام کے ابتدائی مرحلے میں ہیں اس وجہ سے ان کے ذخیرہ کتب کی تعداد اوپر بیان کئے گئے دونوں ادوار کے کتب خانوں کی نسبتاً کم ہے ان کا ذخیرہ کتب پچیس سے پچاس ہزار تک ہے ان میں سے بعض کتب خانوں میں پیشہ ور عملہ فراہم کیا جا رہا ہے اور مواد کی باقاعدہ درجہ بندی کیٹلاگ سازی کا کام شروع کیا جا چکا ہے ان میں مندرجہ ذیل کتب خانے قائم ہیں۔

۱۔ کتب خانہ بین الاقوامی اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
۲۔ کتب خانہ شاہ لطیف یونیورسٹی خیر پور
۳۔ کتب خانہ آغا خان یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسیز، کراچی
۴۔ کتب خانہ انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی
۵۔ کتب خانہ زرعی یونیورسٹی پشاور
۶۔ کتب خانہ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور

آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی کی فی الحال اپنی کوئی لائبریری نہیں ہے ویسے بھی یہ جامعہ صرف امتحانات لیتی ہے اور تعلیم ملحقہ کالجوں میں دی جاتی ہے۔

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی فری اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔